

192610-ایمان کے ساتھ استقامت بھی ہو تو اس کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

سوال

ایمان کے ساتھ استقامت بھی ہو تو اس کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ نَسَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيُحْسِنْ تِلْكَ حَيَاتِهِ طَيِّبَةً وَلْيَجْزِ بِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ)

ترجمہ: جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو ہم اسے خوشحال زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے، اور انہیں ضروران کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے جو وہ کرتے تھے۔

[النحل: 97]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی حالت میں عمل صالح کرنے والے مرد و زن کیلئے وعدہ ہے، عمل صالح یہ ہے کہ کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام ہو۔ اور وعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اچھی زندگی عطا فرمائے گا اور آخرت کے دن اسے بہترین اجر و ثواب سے نوازے گا۔"

اچھی زندگی میں ہر طرح کی آسائش اور راحت کو شامل ہے، بلکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر اہل علم سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اچھی زندگی کی تفسیر پاکیزہ رزق حلال سے کی ہے۔ جبکہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اچھی زندگی سے مراد قناعت لی ہے، یہی موقف ابن عباس، عکرمہ اور وہب بن منبہ کا ہے۔ نیز علی بن ابی طالب نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: اس سے مراد خوشحال زندگی ہے۔ ضحاک رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے مراد رزق حلال اور دنیا میں عبادت کی توفیق ہے۔ ضحاک رحمہ اللہ ایک اور جگہ کہتے ہیں کہ: اس سے مراد شرح صدر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے؛ لیکن صحیح موقف یہی ہے کہ اچھی زندگی میں یہ سب چیزیں شامل ہیں "ختم شد"

تفسیر ابن کثیر (516/4)

اللہ تعالیٰ کا ایک مقام پر فرمان ہے:

(وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ نَسَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ)

ترجمہ: جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں جنت میں بغیر حساب کے رزق دیا جائے گا۔ [غافر: 40]

ایک اور مقام پر فرمایا:

(وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَنَا سَعْيًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانُوا فِي سَعْيِهِمْ مَشْغُورًا)

ترجمہ: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اسی کیلئے ایمان کی حالت میں خصوصی کاوش کرتا ہے؛ تو یہی لوگ ہیں جن کی کاوش کی قدر کی جائے گی۔ [الإسراء: 19]

ایسے ہی فرمایا:

(وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَحَافُظُنَا وَلَا يَحْتَفِظُنَا)

ترجمہ: اور جو بھی ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے تو اسے کسی ظلم اور زیادتی کا خدشہ بھی نہیں ہوگا۔ [طہ: 112]

توان آیات میں واضح ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتا رہے، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اللہ کی شریعت پر استقامت اختیار کرے، شرعی حدود سے تجاوز نہ کرے: تو اس کیلئے دنیا و آخرت میں سعادت مندی ہوگی، دنیا و آخرت میں وہ شخص کامیاب ہو جائے گا، ایسے انسان کو دنیا میں حاصل ہونے والی عظیم ترین نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نفسیاتی اطمینان عطا کرتا ہے، اس کی شرح صدر فرماتا ہے، حالات سنوار دیتا ہے، اور انسان ایمان و یقین کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں لگن رہتا ہے، اس کا ذہن کسی اور جانب متوجہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر یہ بھی احسان ہوتا ہے کہ اللہ اس کے دل کی اصلاح فرماتا ہے، اس کے کردار اور گفتار میں عمدگی پیدا فرمادیتا ہے، وہ ظاہری اور باطنی قوتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اگر وہ اسی حالت پر فوت ہو جائے: تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کی آزمائشوں سے بچا لیتا ہے، پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس کا حساب آسان کر کے اجر بھی بڑھا چڑھا کر عطا کرتا ہے، اس کی برائیوں کو بھی اچھائیوں میں بدل کر اپنی رحمت کے صدقے سے جنت میں داخل کر دیتا ہے، تو وہ ہمیشہ راحت میں رہے گا اور کبھی بھی اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، وہ جنت میں ابدی اور سرمدی زندگی گزارے گا، وہاں اسے وہ کچھ ملے گا جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے بارے میں کانوں نے سنا ہے بلکہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہیں آیا، انہی امور کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَاؤا مِمَّا نَنْزَلُ عَلَيْهِمْ آلَمَلَكَةَ اللَّائِي لَا تَسْمَعُ لُوَأْبِشِرُوا بِأَجْمَلَ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ * نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُ أَفُنُكُم وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ * نَزَّلًا مِنْ عَذُورٍ رَجِيمٍ)

ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ اسی پر ڈٹ گئے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں [اور کہتے ہیں] کہ تم خوف نہ کرو نہ ہی غم کھاؤ، بلکہ جنت کی خوشخبری سے خوش ہو جاؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا (30) ہم تمہارے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بھی دوست ہیں، اور تمہارے لیے وہاں وہ کچھ ہے جو تمہارے دل چاہیں گے، اور تمہیں وہاں وہ کچھ ملے گا جس کا مطالبہ کرو گے (31) یہ بخشنے والے نہایت رحم کرنے والے پروردگار کی جانب سے مہمان نوازی ہوگی۔ [فصلت: 30-32]

واللہ اعلم